قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 20 جولائی 2022ء | 20 ذوالحجہ 1443 ہجری قمری | 20 وفا 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 148

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۴﴾

(الحجرات: 14)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

تقویٰ کے مختصر اً معنی بتاتا ہوں۔ تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنادے۔ اور یہ تب ہوتا ہے جب ممنوعہ اشیاء سے بچا جائے بلکہ اس کے لئے بعض اوقات جائز چیزوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً رمضان میں پاک اور جائز چیزوں سے بھی مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ تو بہرحال اصل تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانا جو گناہوں کی طرف لے جائے۔ اور یہ ہر مسلمان کے لئے فرض ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم فلاں قوم کے ہو جو امیر ہے اس لئے تمہیں کچھ چھوٹ دی جاتی ہے۔ یا تم فلاں قوم کے ہو جو ترقی یافتہ نہیں اس لئے چھوٹ دی جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے یہ عذر قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ کو ہر برائی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر نیکی کو بجالانے کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہیں۔ یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اس وقت بچا جا سکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہو۔ اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھکا جائے، اس سے مانگا جائے۔ یہ دعا کی جائے کہ اے خدا! میں تیری محبت میں وہ تمام باتیں چھوڑنا چاہتا ہوں جن کے چھوڑنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ اور وہ تمام باتیں اختیار کرنا چاہتا ہوں جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ لیکن تیرا قرب پانے کے لئے بھی تیرا فضل ہونا ضروری ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے مجھے تقویٰ عطا فرما۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26 مارچ 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- گلاب تھا وہ شخص (منظوم)
- احکام خداوندی
- دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- اشانٹی ریجن گھانا کا ایک مصروف ترین دورہ
- موبائل سے مکمل اسلامی اصطلاحات لکھنے کا آسان طریقہ

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم جہاں بھی رہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدی کے بعد نیکی کرو، نیکی بدی کے اثر کو مٹا دیتی ہے۔ اور لوگوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔

(مسند احمد بن حنبلؒ مسند الانصار حدیث ابی ذر الغفاری)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

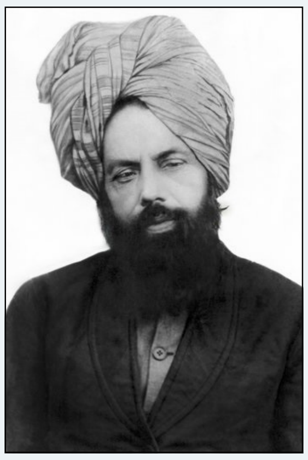

جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے۔ تب اس کی ایسی خواہش نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 370-371 ایڈیشن 1984ء)

• بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہے دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو، اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو، نوعِ انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو، راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔ اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔

(ملفوظات جلدسوم صفحہ 434 ایڈیشن 1988ء)

• اپنی جماعت کی خیرخواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے۔ کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل: 129)
ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعوے ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 10 ایڈیشن 1984ء)

• تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہوسکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدہ: 28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔۔۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تا کہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 108-109 ایڈیشن 1984ء)

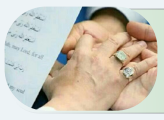

دربارِ خلافت

ہم سب کی ذمہ داریوں سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے یاددہانی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے اُن کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ اسی طرح سیکرٹریانِ مال، سیکرٹریانِ تربیت، سیکرٹریانِ تبلیغ بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

پس آج سے نیشنل امیر اپنے پروگرام بنائیں کہ ہر جماعت تک انہوں نے کس طرح پہنچ کر جماعتی نظام کو فعّال کرنا ہے۔ یوکے (UK) اور چھوٹے ممالک جو ہیں اُن میں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مرکز میں اور کسی بھی ریجن میں میٹنگ کے لئے جمع کیا جا سکتا ہے۔ جو بڑے ممالک ہیں، امریکہ کینیڈا وغیرہ ہے، وہ اس سلسلہ میں اپنا کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں کہ کس طرح وہ ذاتی رابطہ ہر سطح کی جماعت کو فعال بنانے کے لئے کر سکتے ہیں۔ ایک اور اہم بات جو پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ افرادِ جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یوکے (UK) شوریٰ پر جو مَیں نے باتیں کی تھیں، یوکے شوریٰ کا مختصر سا خطاب تھا، وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے۔ تبشیر اس بارے میں انتظام کرے اور ہر جگہ یہ پہنچا دیں۔ انتظامی امور میں ایک اور بات یہ کہنی چاہتا ہوں کہ عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کے قواعد کے بارے میں ضرور پڑھیں۔ قواعد میں ہر ایک شعبہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اُس کے کیا فرائض ہیں؟ کیا اختیارات ہیں؟

ایک ہدایت نیشنل امیر کے لئے ہے کہ وہ ریجنل امیر کو جو کام اور اختیارات دیں اُس کے بارے میں مرکز کو بھی لکھیں اور بتائیں۔ اس پر کم از کم میرا خیال ہے کہ کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا۔ کیونکہ کبھی ایسا خط مجھے نہیں آیا کہ ہم نے فلاں ریجن میں امیر مقرر کئے ہیں اور اُن کے یہ یہ اختیارات ہیں۔ اس پر قاعدہ نمبر 177 لکھا ہوا ہے اور بڑا واضح ہے۔ اب اس بارے میں توجہ کی ضرورت ہے۔ امراء خاص طور پر قواعد کی کتاب میں سے 215 سے 220 تک جو قواعد ہیں وہ ضرور پڑھیں اور خاص طور پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو تو ان کو ذہن میں رکھیں اور ان پر عمل کریں۔

اسی تعلق میں مبلغین کو بھی میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور ایک ذمہ داری اُن کی یہ بھی ہے کہ جماعتوں میں قرآنِ کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ خود اگر کبھی دورے پر ہوں تو ایسے استاد تیار کریں جو بچوں اور قرآنِ کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو قرآنِ کریم پڑھا سکیں اور یہ کلاسیں باقاعدگی سے ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ہفتہ میں ایک دن ہو گئی یا ہفتہ میں دو دن ہو گئی۔ مغرب یا عشاء کے وقت جب بھی وقت ہو پڑھائیں۔ اگر مربیان اور مبلغین دورے پر نہ ہوں اور خود موجود ہوں تو جو جو اُن کے سینٹر ہیں وہاں یہ کلاسیں لیں۔ کئی شکایات آ رہی ہیں کہ ہمارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے والا کوئی نہیں اور ہمیں مجبوراً بعض دفعہ غیر احمدیوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح جن کو قاعدہ پڑھانے کی ضرورت ہے، اُنہیں قاعدہ پڑھائیں۔ اس طرح بھی بچوں کو آپ لوگ مسجد سے attach کریں گے، مرکز سے attach کریں گے تو تربیتی لحاظ سے بھی یہ چیز بڑی مفید ہو گی اور قرآنِ کریم کے پڑھانے کا جو فائدہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے ہی۔

مبلغین کے لئے یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ عموماً تین چار سال بعد اُن کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے بھی ضرورت ہو تو جس ملک میں ہوں وہیں اسی جگہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح کی کبھی صورتحال پیدا ہو تو بعض ملکوں سے ہمیں یہ شکایت ہے کہ اُن کو بڑا انقباض ہوتا ہے۔ ایسے تبادلوں کو بخوشی تسلیم کرنا چاہئے۔ اللہ کے فضل سے یہاں یوکے (UK) کے مبلغین میں یہ بات ابھی تک میرے علم میں نہیں آئی۔

یہ بھی اہم بات یاد رکھیں کہ اگر کسی عہدیدار یا اگر امیر کو بھی کسی بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہو مثلاً اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو جماعتی روایت کے خلاف ہے یا جس میں کوئی شرعی روک ہے تو ادب کے دائرے میں اور نرمی کے ساتھ توجہ دلائیں۔ اگر بات نہ مانی جائے اور جماعتی نقصان ہو رہا ہو یا شرعی حکم ٹوٹ رہا ہو تو پھر مجھے اطلاع کر دیں۔

(خطبہ جمعہ 16/ اگست 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

گلاب تھا وہ شخص

(چوہدری محمد علی مضطر مرحوم کی یاد میں)

سخن کا باب، نہیں، اک کتاب تھا وہ شخص
بہارِ شعر و ادب کا شباب تھا وہ شخص

وہ جس کو سر پہ سجایا غزل کی پریوں نے
حسین و دلربا، دلکش گلاب تھا وہ شخص

وہ جس کی ذاتِ صدف میں تھے عشق کے موتی
اسی گہر سے تو عزت مآب تھا وہ شخص

وفورِ عشقِ خلافت سے کانپتی آواز
بچشمِ تر کبھی رم جھم سحاب تھا وہ شخص

یوں میرے شہر کی تاریخ اس پہ ناز کرے
کہ میر محفلِ شہر چناب تھا وہ شخص

وہ اپنی ذات میں سب سے چُھپا ہوا لیکن
وہ اپنی ذات کے اندر گلاب تھا وہ شخص

فضائے بزمِ سخن کی صدائے حسرت ہے
کہ ایک شہر میں مضطر جناب تھا وہ شخص

ضیاء اللہ مبشر

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط 46

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

نبی کی بیویوں بارے احکامات (حصہ 1)

’’اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین کہا ہے۔ گویا حضورؐ عامۃ المؤمنین کے باپ ہیں۔ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے اور حیات ظاہری کا باعث، مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا ہے اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

نبی کے لئے حلال عورتیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۱﴾ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُــْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۲﴾ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۳﴾

(الاحزاب: 51- 53)

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو اُنہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرنگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیرنگیں عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تا کہ تجھ پر (اُن کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تُو اُن میں سے جنہیں چاہے چھوڑ دے اور جنہیں چاہے اپنے پاس رکھ۔ اور جنہیں تُو چھوڑ چکا ہے ان میں سے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم میں مبتلا نہ رہیں اور وہ سب اس پر راضی ہو جائیں جو تُو انہیں دے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بُردبار ہے۔

اس کے بعد تیرے لئے (اور) عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ اِن (بیویوں) کے بدلے میں تُو اَور بیویاں کر لے خواہ ان کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ آئے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو تیرے زیرِنگیں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

(نوٹ: ان آیات میں درج ذیل عورتیں نبی کے لئے حلال قرار دی گئی ہیں)

1. وہ جن کا حق مہر ادا ہو چکا ہو۔
2. غنیمت میں ملنے والی زیرنگیں عورتیں۔
3. تیرے چچا کی بیٹیاں۔
4. تیری پھوپھو کی بیٹیاں۔
5. تیرے ماموں کی بیٹیاں۔
6. تیری خالاؤں کی بیٹیاں۔
7. اور ہر وہ عورت جو اپنے آپ کو ہبہ کے طور پر پیش کرے اور تُو راضی ہو۔ یہ مؤمنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔
8. الگ کی ہوئی بیویوں میں سے اگر کسی کو واپس لانا چاہے تو لا سکتا ہے۔
9. تا بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں۔
10. بیویاں اُس پر راضی ہوں جو نبی نے ان کو دیا ہے۔
11. اوپر بیان شدہ کے علاوہ مزید عورتیں حلال نہیں ہیں۔
12. موجودہ بیویوں کو بدل کر اور کر لینا بھی درست نہیں خواہ اُن کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ ہو۔
13. سوائے ان عورتوں کے جن کے داہنے ہاتھ کے تم مالک ہو۔
14. نبی کی بیویاں مائیں ہیں

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب: 7)

اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔

نبی کی وفات کے بعد اس کی بیویوں سے شادی نہ کرو

وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا

(الاحزاب: 54)

اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اُس کی بیویوں (میں سے کسی) سے شادی کرو۔

ازواج نبی سے پردے کے پیچھے کوئی چیز مانگنے کا حکم

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ (الاحزاب: 54)

اور اگر تم اُن (ازواجِ نبی) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے

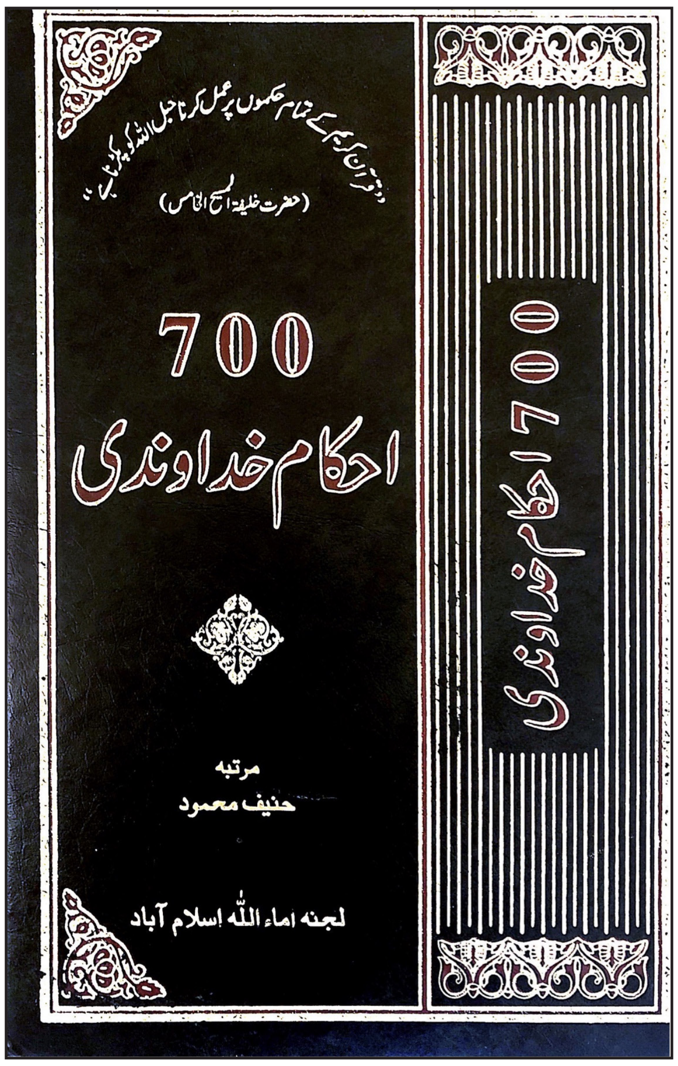

سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ (طرزِ عمل) ہے۔

نبی کی بیویوں کو درج ذیل عزیزوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم

لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا

(الاحزاب: 56)

اِن (نبی کی بیویوں) پر اپنے باپوں کے معاملہ میں کوئی گناہ نہیں نہ اپنے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ ہی اپنی (یعنی مومن) عورتوں کے بارہ میں، نہ ان کے بارہ میں جو اُن کے زیرنگیں ہیں اور (اے ازواجِ نبی!) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں نبی کی بیویوں کو ذیل میں درج عزیز و اقارب کے سامنے ہونے میں کوئی پابندی نہیں)

1. اپنے باپوں کے
2. اپنے بیٹوں کے
3. اپنے بھائیوں کے
4. اپنے بھتیجوں کے
5. اپنے بھانجوں کے
6. ہم کفو عورتوں کے
7. زیر تصرت لونڈیوں کے

اسکے بعد انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی گئی۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 361- 366)

حسنی مقبول احمد۔امریکہ

دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 37

لا علاج امراض کا علاج دعا

میں بہت دعا کرتا ہوں دعا ایسی شئے ہے کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لا علاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 345 ایڈیشن 1984ء)

بدر کے موقع پر آنحضورؐ کی دعا کی آج بھی ضرورت ہے

...اب اگر خدا تعالیٰ چپ رہے تو پھر دہریہ پن کے سوا کوئی اور مذہب نہ ہوگا۔ اگر اس وقت اس کی چہرہ نمائی کی ضرورت نہیں ہے تو پھر کب ہوگی۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ! اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری کبھی عبادت نہ ہوگی۔ یہی دعا آج ہمارے دل سے بھی نکلتی ہے۔ پس یقیناً یاد رکھو کہ اب اگر خدا تعالیٰ دستگیری نہ کرے تو سب ہلاک ہوجائیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اگر نہ ہو تو قطع یقین ہوجاتا ہے۔ بچہ اگر دودھ نہ ملے تو وہ کب تک جئے گا۔ آخر سسک سسک کر مرجائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے انقطاعِ امداد ہو تو انسان چونکہ کمزور اور ضعیف ہے جیسا کہ فرمایا خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا (النساء:29) پس وہ بھی آخر روحانی طور پر مرجائے گا۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 361-362 ایڈیشن 1984ء)

دعا کے ذریعہ سے شفا

میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کرسکتا۔ طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے خدا تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے راہ کھول دیتا ہے۔ خدا شناسی اور خدا تعالیٰ پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں ان سے آگے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ اس میں تو آدمی زندہ ہی مرجاتا ہے۔ اس جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا یہ شعر بہت پسند آیا ہے

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

(حاشیہ صفحہ 386:۔ ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہوجائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہوجاتی ہے۔)

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہوجاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں۔ لیکن اکثر لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔

(حاشیہ 387: مگر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں کہ ایسی توجہ پیدا ہوجائے یہ اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہوسکتا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ شادی کردہ جب سانپ سے ڈسا جا کر مرگیا اور دوسروں نے عرض بھی کی کہ اس کے واسطے دعا کی جائے تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ۔ اپنے بھائی کو دفن کردو۔ لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھے۔ (بحوالہ بدر))

(ملفوظات جلد7 صفحہ 386-387 ایڈیشن 1984ء)

دعا اور امید میں کبھی نہ تھکو

خدا تعالےٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے سو خدا تعالیٰ پر نیک گمان رکھو اور دعا اور امید میں کبھی نہ تھکو اور نہ مایوس ہو...

دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ نہیں سمجھ سکتے

دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ جو صرف مادی نظر رکھنے والے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ سنت اللہ میں دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ نیند کے واسطے طبعی اسباب رطوبات کے بیان کئے جاتے ہیں مگر بہت دفعہ آزمائش کی گئی ہے کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے اور ایک حالت طاری ہوتی ہے جس میں سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے اور رب جواب دیتا ہے۔ ایسا ہی بعض مادی لوگوں نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتویٰ لگایا گیا ہے کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے اور دو سو سال تک یہاں کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازوں اور اسباب سے بے خبر ہیں۔ وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہیں لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے

فلسفی کو منکرِ حنانہ است
از حواس اولیاء بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ فساد کی کثرت دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ایسے قویٰ عطا کرتے ہیں جن کی توجہ سے سب کام درست ہوجاتے ہیں یہاںتک کہ دعا کے ذریعہ سے عمریں بڑھ جاتی ہیں۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 394-395 ایڈیشن 1984ء)

رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا کی دعا میں ایک سِرّ

قوت ذوق شوق علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جب تک علم اور معرفت نہ ہو کیا ہوسکتا ہے۔ رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ:115) کی دعا میں یہ بھی ایک سرّ ہے کیونکہ جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا اسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اسے ذوق شوق پیدا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے اور یہ علم کبھی حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی تازہ بہ تازہ تجلیات کا ظہور مشاہدہ نہ کرے۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 400-401 ایڈیشن 1984ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اپنی عبودیت کا اعتراف کرتے رہتے ہیں اور دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ احمق ان باتوں کو عیب سمجھتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو دیکھا جاوے تو پھر ایسے احمق اعتراض کرنے والے تو خدا جانے کیا کیا کہیں۔ جیسے اَللّٰھُمَّ بَاعِدۡ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدۡتَ بَیۡنَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ

(حاشیہ) ترجمہ: اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اسی طرح بُعد اور دُوری پیدا فرمادے جس طرح مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے بُعد پیدا فرمایا ہے۔ (مرتب)

(ملفوظات جلد7 صفحہ 406 ایڈیشن 1984ء)

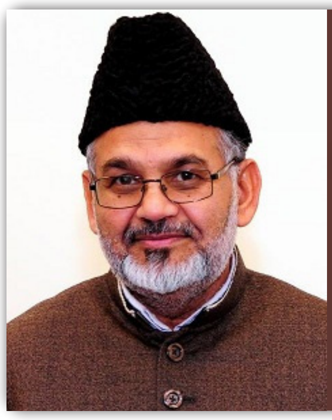

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 53

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوزنے اپنی 2 دسمبر 2010ء صفحہ 4 کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی۔اس کا عنوان ہے کہ: ’’آنحضرت ﷺ کی عاجزی و انکساری‘‘ گراؤنڈ زیرو کے پاس مسجد کی تعمیر ہونی چاہئے کہ نہیں۔

اس ایک خبر میں دراصل دو خبریں ایک ساتھ اخبار نے شائع کی ہیں۔ایک تو ہماری عید الاضحیہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار کے قریب احمدی مسجد بیت الحمید میں نماز عید کے لئے اکٹھے ہوئے، یہ خبر اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔

دوسری خبر میں آنحضرت ﷺ کے عجز و انکسار کا پہلو بیان کر کے بنایا گیا ہے کہ ہمیں ہرصورت امن کو قائم کرنا ہے۔جس طرح آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر امن کے مقام کی خاطر بظاہر ایسی شرائط کو قبول کرلیا جوصحابہ کرامؓ کے نزدیک مسلمانوں کی ہتک تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی و انکساری کے نتیجہ میں فتح مکہ کر دیا۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی 3 دسمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ A9 پر ایک رنگین تصویر شائع کی ہے۔اس تصویر میں مسجد بیت الحمید کے سامنے کے دو مینارے اور مسجد کے اندر داخلی دروازے کی ہے۔خاکسار کو بھی تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ سیڑھیوں پر سے ہوتے ہوئے مسجد کے اندر جاتے ہوئے۔اس تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا:

اس مسجد بیت الحمید نے محکمہ زراعت کے فاؤنڈیشن اور افسران کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جومصر، مراکش اورترکی کے دورہ پر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے جارہے ہیں اور اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ جانے سے قبل وہ اس مسجد میں امام شمشاد ناصر سے بھی ٹریننگ حاصل کریں۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام کی اشاعت 3تا 9 دسمبر 2010ء صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

جس کا عنوان ہے ’’اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف‘‘

یہ کتابچہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ہے۔جس میں انہوں نے مختلف اسلامی کتب میں تحریک کا زبردست انکشاف کیا ہے۔یہ بڑا دلچسپ کتابچہ ہے اس میں انہوں نے معراج نامہ، تذکرۃ الاولیاء، اربعین، تعطیر الانام، ارشادات فریدی، شمائل ترمذی، تفسیر مجمع البیان، ترجمہ قرآن مجید (حضرت شاہ رفیع الدین) اور بہت سی دیگر کتب کے تراجم میں تحریف کی نشاندہی فرمائی ہے۔اس کتاب سے چند ایک حوالے بھی خاکسار نے درج کئے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء کے بارے میں لکھا کہ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔اس کا پہلا مستند ترجمہ جناب عطاء الرحمان صاحب صدیقی دہلوی کے قلم سے ہے۔چنانچہ ملک عبدالرحمٰن کے شوق کے کتاب کے بعض فرمودات کو اپنے معتقدات کے مطابق نہ پاکر ایک اور ترجمہ کیا جس کا دوسرا ایڈیشن ملک سراج الدین اینڈ سنز نے 1956ء میں شائع کیا۔اب اس کی چند مثالیں بھی اس مضمون میں خاکسار نے لکھیں۔

1۔منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ نے (حضرت ابویزید بسطامی) پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔کہا حج کو۔پوچھا کچھ پاس ہے۔؟اس نے کہا دو سو درہم۔فرمایا یہ مجھے دے دو کیونکہ عیال دار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا۔تیرا حج یہی ہے۔اس نے ویسا ہی کیا اور پھر واپس چلا گیا۔

2۔ایک اور واقعہ حضرت ابوبکر واسطی کے حوالہ سے صفحہ 477 پر یوں درج ہے۔

’’جس طرح عورتوں کو (قول حضرت ابوبکر واسطی) حیض آتا ہے اسی طرح مریدوں کے لئے راہ ہدایت میں حیض ہے، مرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے۔بعض ایسے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں کبھی پاک ہی نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا وہ ساری عمر پاک رہتے ہیں۔‘‘ (صفحہ 477)

رئیس احمد صاحب جعفری نے بھی ایک اور ترجمہ کیا جسے نیا تذکرۃ الاولیاء کے نام سے لکھا۔ایک واقعہ اس ضمن میں یہ لکھا:منقول ہے کہ حسن بصریؒ کا ایک آتش پرست ہمسایہ تھا۔جن کا نام شمعون تھا بیمار ہوگیا کسی نے آپ کو (یعنی حضرت حسن بصریؒ) کو اس کی اطلاع دی کہ جا کر اس کا حال تو پوچھیں۔جب آئے تو دیکھا کہ دھوئیں کے مارے اس کا چہرہ سارا سیاہ ہوگیا ہے۔آپ نے اس سے فرمایا کہ اب تو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ساری عمر آگ اور دھوئیں میں بسر کی اب تو اسلام قبول کرلو۔ممکن ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔شمعون نے کہا 3 باتیں مجھے اسلام سے روکتی ہیں ایک تو یہ کہ تم دنیا کو برا کہتے ہو پھر بھی دن رات اسی کی تلاش میں رہتے ہو۔دوسرے یہ کہ موت کو برحق سمجھتے ہو پھر بھی اس کی تیاری نہیں کرتے۔تیسرے یہ کہ دیدار حق کے قائل ہو مگر ساری عمر اس کی رضا کے خلاف کام کرتے ہو۔اگر میں اسلام قبول کرلوں تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے عذاب سے بچالے گا۔ہاں اگر آپ مجھے ایک تحریر لکھ کر دے دیں کہ خدا مجھے عذاب نہیں دے گا تو میں مسلمان ہوجاتا ہوں۔چنانچہ آپ نے شمعون کے نام خط لکھ دیا۔شمعون نے کہا کہ اس پر عمائدین کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔چنانچہ جب دستخط ہو گئے تو وہ خط شمعون کو دے دیا گیا۔شمعون زار زار رویا اور مسلمان ہوگیا اور حسن بصری کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دیں اور قبر میں دفن کر کے یہ خط میرے ہاتھ میں دیں تا کہ میرے پاس دلیل ہو۔

چنانچہ اسلام لاکر وہ فوت ہوگیا آپ نے اس کی وصیت کے مطابق کام کیا خود غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور ہاتھ میں وہ خط دے دیا۔

رات بھر آپ کو نیند نہ آئی۔ساری رات نوافل ادا کرتے رہے کہ یہ میں نے کیا کیا۔اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سر پر تاج رکھے اور حلّہ زیب تن کئے ہوئے بہشت میں ہنسی خوشی ٹہل رہا ہے۔آپ نے پوچھا کہ کیا حالت ہے؟ کہا دیکھ لو پوچھتے کیا ہو۔اللہ نے اپنے فضل سے مجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے اور اپنا دیدار بھی کرایا اور جو کچھ اور کہا میں اسے الفاظ میں ادا نہیں کرسکتا۔اب آپ بری الذمہ ہیں یہ لو اپنا خط مجھے اس کی ضرورت نہیں۔جب آپ بیدار ہوئے تو وہی خط ہاتھ میں تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ 23)

ایک اور دلچسپ واقعہ

کسی نے آپ سے پوچھا (بایزید بسطامی) کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔پوچھا لوح وقلم کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔لوگوں نے کہا کہ کہتے ہیں ابراہیم، موسیٰ، محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔فرمایا:میں ہی ہوں۔لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بندے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام جیسے بھی ہیں۔فرمایا میں ہوں۔وہ شخص خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا جو شخص حق میں محو ہوجاتا ہے تو حق بن جاتا ہے اور جو کچھ ہے حق ہے، اگر ایسی صورت میں وہ سب کچھ ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

افسوس اسلامی علم ومعرفت کے گنجینہ جو صدیوں سے ہمارے بزرگوں نے اپنے سینہ سے لگا کر محفوظ کر رکھا تھا اور پوری دیانت داری سے ہم تک منتقل کیا تھا اب اسے تحریف کی شکل دے کر پیش کیا جارہا ہے۔خدا جانے اس سے کون سی خدمت دین اور خدمت اسلام ہوتی ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ 42 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری عید کی خبر شائع کی ہے۔جس کا عنوان یہ ہے۔’’مسلمانوں کو حقیقی عید کی طرف توجہ کرنی چاہئے‘‘ دو تصاویر احباب جماعت کی ہیں۔جو خطبہ عید کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ عید مل رہے ہیں اور اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وعید مبارک کہہ رہے ہیں۔عید کی خبر وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔اس مضمون کا عنوان ہے۔

’’پھلو رام......اور ہمارے معاشرہ کی بے حسی‘‘ یہ مضمون اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے آچکا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ B21 پر ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ ’’احمدی مسلم خواتین نے رمضان میں (غرباء کی) مدد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

اس خبر میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خواتین نے دیگر فلاحی آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر غرباء، یتامیٰ اور ضرورت مندوں کی مدد فراہم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔کھانے پینے کپڑے اور دیگر اشیاء کو اکٹھا کر کے تقسیم کیا جائے گا۔

ویسٹ سائڈ سٹوری

ویسٹ سائڈ سٹوری اخبار نے اپنی اشاعت 9 دسمبر 2010ء صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے آنحضرت ﷺ کی عاجزی و انکساری کی تیسری قسط شائع کی ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ 22 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ’’محکمہ زراعت کے کارکن اور ہائی آفیشلز چینو کی مسجد کا ٹریننگ کے لئے وزٹ کرتے ہیں۔‘‘ 4 تصاویر میں ایک میں تمام مہمان خاکسار کی تقریر سن رہے ہیں۔ ایک سب کے ساتھ گروپ فوٹو ہے۔ ایک میں ایک خاتون سوال کر رہی ہیں اور ایک میں خاکسار پوڈیم پر تقریر کر رہا ہے۔ جبکہ ہاتھ میں پمفلٹ ہے جس پر لکھا ہے ’’Muslims for Peace‘‘ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر بھی دکھائی جارہی ہے۔ خبر کا نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ B-18 پر اس عنوان سے خبر شائع کی۔

’’مسلم فار پیس‘‘ اپ لینڈ کے لئے پیغام‘‘

اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید کے سات لوگوں نے بشمول امام شمشاد ناصر، نے فائرسٹیشن اپ لینڈ کے ایک پروگرام میں شرکت کی جس میں علاقہ کے مذہبی لیڈروں اور کونٹی سطح کے اعلیٰ افسران شامل تھے۔ جس کا مقصد دعائیہ تقریب تھی۔ اس میں امام شمشاد ناصر نے یہ پیغام دیا کہ ’’مسلمان صرف امن کے لئے ہیں‘‘

نیو یارک عوام

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 10 تا 16 دسمبر 2010ء صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون کو اس طرح شروع کیا۔

خاکسار اپنے نہایت پیارے استاد جناب میر محمود احمد ناصر صاحب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے خاکسار کو ایک بہت قیمتی کتاب ہدیۃً ارسال کی ہے جس کا نام ہے ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن‘‘ اس کتاب کا نام دراصل حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے لیا گیا ہے۔ کتب احادیث میں یہ واقعہ درج ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیا تھے۔؟ تو انہوں نے جواب میں کہا ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن‘‘ یعنی آپ کی ساری زندگی آپ کے تمام اخلاق قرآن کریم کے احکامات کی عملی تصویر تھے۔ اس کتاب میں قرآنی احکامات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سے ہی چند احادیث درج ہیں۔ اس کتاب سے جو حصہ انتخاب کیا ہے وہ عبادات سے تعلق رکھتا ہے اور عبادات میں بھی نماز مقدم ہے۔

1۔ اگر قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو اپنے چہرے اور بازو دھو لیا کرو۔ اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں دھو لیا کرو۔ اس کا مقصد ’’لِیُطَهِّرَکُمْ‘‘ ہے۔ آپ اس حکم کی تعمیل اس طرح کرواتے تھے کہ ایک سفر کے دوران جب عصر کی نماز کا وقت تنگ تھا، بعض صحابہ نے جلدی جلدی پوری طرح پاؤں دھونے کی بجائے ان پر پانی سے مسح کر لیا۔ جب آپ ﷺ کے مشاہدہ میں یہ بات آئی تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کو (جو خشک رہ گئی ہیں) آگ کے عذاب سے بچاؤ۔ یہ آواز آج تک امت محمدیہ میں گونج رہی ہے اور وضو کرنے والے اس کے نتیجے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ پس دینی احکامات بجالاتے ہوئے جلدی میں بھی کوئی حصہ نظرانداز نہ ہونا چاہئے۔

ایک اور بات یہ لکھی کہ اگر قرآن نماز باجماعت کا حکم دیتا ہے تو آپ کو اس کا اس قدر خیال تھا کہ آپ شدید بیمار تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، عرض کیا نہیں وہ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ آپ کو جب افاقہ ہوا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے کہا نہیں۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔ آپ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے لگے تو بے ہوشی ہوگئی۔ پھر آپ نے پوچھا اور لوگوں نے وہی جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے لئے لگن رکھو۔ آپ نے غسل فرمایا۔ مگر پھر اٹھنے لگے تو بے ہوشی ہوگئی...... اور لوگوں سے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہ تھا آپ کا اہتمام بیماری کے باوجود نماز باجماعت کی تمنا اور خواہش بار بار نماز باجماعت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

ایک دفعہ تو آپ نماز باجماعت کے اہتمام میں حضرت فضل کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد تشریف لے گئے۔

الاخبار

الاخبار نے اپنی 15 دسمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بعنوان ’’اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ‘‘ سیدھا راستہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ اس سے قبل بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر دوبارہ شائع ہوا ہے۔ اس میں صراط مستقیم اور اسکے معانی اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان انسان کی طبعی، اخلاق اور روحانی حالتوں کے بارے میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی سے لکھا ہے۔

الانتشار العربی کی 20 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کے مقام کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور خصوصیت کے ساتھ شہادت حضرت امام حسینؓ کے بارے میں جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔

آپ نے اس ضمن میں فرمایا کہ تاریخ اسلام کا یہ بڑا دردناک واقعہ

الإنتشار العربي
صحيفة القومي العربي
Al Enteshar Al Arabi Newspaper
عربية - سياسية تصدر نصف شهرية
Tel:- 323-669-8838 - Fax 323-908-0427 _ Email alenteshar@yahoo.com www.jejprint.com/alenteshar
Alenteshar Al Arabi Newspaper- issue No 470 Wednesday December 25,2013 -3111 Los Feliz Blvd., Suite 214 Los Angeles, CA 90039
Alenteshar AL Arabi Issue 470 Wed December 25, 2013 19-١٩ الإنتشار العربي الابعاء 25كانون اول -ديسمبر 2013
ملخص خطبة الجمعة
التي ألقاها الامام ميرزا مسرور أحمد
Imam Shamshad -Baitul Hamid Mosque
11941 Ramona Ave.Chino, CA 91710
909-627-2252

ہے جو محرم کے مہینہ بھی وقوع پذیر ہوا۔ اگرچہ یہ ایسا واقعہ ہے کہ الفاظ میں اس کے بارے میں کہنا بڑا مشکل ہے جو مظالم یزید پلید نے نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ اور اہل بیت پر ڈھائے۔ اس کو سن کر اور پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا (النساء:94) یعنی جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتا چلا جائے گا اور اس پر خدا کا غضب اور اس کی لعنت بھی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم ایسے شخص کے لئے تیار کیا ہے۔

لیکن جو شہید ہوئے خدا کی راہ میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور انہیں خدا کے حضور سے رزق دیا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؓ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ حضور نے تاریخی واقعات بھی بیان کئے کہ کس طرح حضرت امام حسینؓ کی شہادت واقع ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ محرم الحرام کے مہینہ میں احمدیوں کو کثرت سے آنحضرت ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف بھیجنا اور پڑھنا چاہئے۔ آپ پر درود پڑھنا یہ سکینت اور طمانیت کا موجب ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی اس ضمن میں پیش فرمایا کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یزید پلید نے بہت ظلم کیا وہ یقیناً دنیا کا کیڑا تھا اور ظالم تھا اس کے اندر کوئی مومن ہونے کی صفت نہیں ہے۔ اور بلاشبہ وشک حضرت امام حسین متقین اور مخلصین میں سے تھے۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آنحضرت ﷺ اور آپ کی آل سے صحیح معنوں میں محبت کرنے والے ہوں اور اس مہینہ میں جو شیعہ اور سنی کے درمیان فسادات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بھی سب کو محفوظ رکھے۔ اور خدا تعالیٰ سب مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ انہیں راہ حق کی ہدایت دے۔ آمین

(باقی آئندہ بدھ ان شاءاللہ)

رپورٹ: احمد طاہر مرزا۔ اکرا ہیڈکوارٹر، گھانا

اشانٹی ریجن گھانا کا ایک مصروف ترین دورہ

مکرم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا کا

25/ستمبر تا یکم اکتوبر 2021ء دورہ کماسی، اشانٹی ریجن

1۔ انکاویہ Nkawie

گولڈ کوسٹ گھانا میں احمدیت کا آغاز آج سے ایک صدی قبل 1/مارچ 1921ء کو سالٹ پانڈ سینٹرل ریجن گھانا سے ہوا جب گولڈ گوسٹ جماعت کے بانی مبانی مبلغ احمدیت حضرت مولانا ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ مورخہ 28 فروری 1921ء کو انگلستان، فرانس، سیرالیون اور نائیجیریا کے ممالک میں مختصر قیام کرتے ہوئے گھانا کے ساحلی شہر سالٹ پانڈ پر اکابا سٹیمر (بحری جہاز) سے لنگر انداز ہوئے۔ آج ٹھیک سو سال بعد گھانا میں احمدیت کی دوسری صدی کا طلوع ہو چکا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ۔ اس مختصر تعارف کے بعد رپورٹ پیش خدمت ہے۔

انکاویہ سرکٹ کی مسجد کا افتتاح

27 ستمبر 2021ء

آج مکرم امیر مشنری و انچارج گھانا الحاج نور محمد بن صالح ہمراہ قافلہ جن میں ریجنل پریذیڈنٹ کماسی، زونل قائد خدام الاحمدیہ کماسی، چار خدام پر مشتمل عملہ ایم ٹی اے گھانا، ریجنل مبلغ مکرم مولوی عبدالحمید طاہر صاحب (جو عرصہ بائیس سال سے گھانا میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات بجا لا رہے ہیں) اور خاکسار بطور مرتب تاریخ احمدیت گھانا و رپورٹنگ شامل تھے۔ مکرم امیر صاحب گھانا کی معیت میں قافلہ 9:40 پر احمدیہ مشن ہاؤس کماسی سے روانہ ہوا اور 11:20 یہ قافلہ Nkawie انکاویہ پہنچ گیا۔ جہاں اس سرکٹ کی نو تعمیر شدہ مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہونی تھی۔

انکاویہ جماعت احمدیہ مشن ہاؤس کماسی سے 46 کلومیٹر کے فاصلہ پر ضلع اچیما Atwima میں واقع ہے۔ Nkawie ایک زرعی قصبہ ہے اور اشانٹی ریجن کے ایک ضلع Atwima Nwabiagya Municipality کا دارالحکومت ہے۔ یہ خوشحال کاروباری افراد کا قصبہ ہے۔ انکاویہ جماعت کی تعداد 183 ہے۔ یہ سرکٹ چھ جماعتوں (Abuakwa/Sepaase, Nkawie, Gyankobaa, Mpasatia, Anyinmaso) پر مشتمل ہے۔ اس سرکٹ میں دیگر مساجد بھی ہیں۔ پہلی مسجد 1958ء میں Mpasatia جماعت نے تعمیر کی تھی۔

اس تقریب میں 65 سے زائد حاضرین شامل ہوئے استقبالیہ کے بعد 11:25 پر تلاوت قرآن کریم (التوبہ:19-20) سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا جو مکرم محمد کوجو (لوکل امام Mpasatia جماعت) نے کی۔ بعدہ معلم شریف اپوکو Opoku نے اردو نظم کے چند اشعار پیش کئے۔

11:40 پر انکاویہ سرکٹ کے پریذیڈنٹ جناب نوح افوکوا ضیا نے استقبالیہ پیش کیا جس میں انہوں نے اس علاقہ کا مختصر تعارف اور مقامی جماعت کے احباب و خواتین کی تعلیمی و روزگاری سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ نیز ریجنل مبلغ مولوی عبد الحمید طاہر صاحب کی انکاویہ سرکٹ کے طلباء کے لئے تربیتی و تعلیمی میدان میں کاوشوں کو خصوصاً سراہا۔ آپ نے بتایا کہ اس علاقہ میں پہلی احمدیہ مسجد 1958ء میں تعمیر کی گئی جو Mpasatia میں مرحوم Opanin Ofori Musah کی کاشوں سے تعمیر ہوئی۔ موجودہ مسجد کی تعمیر میں مرحوم یوسف احمد ایڈوسئی کی کاوشیں شامل ہیں۔

12:00 بجے انکاویہ سرکٹ قائد اسماعیل عبد اللہ نے اس مسجد کی تعمیر کی مختصر تاریخ بیان کی۔ کہ 1994ء میں اس علاقہ میں بکثرت بیعتیں ہوئیں اور مکرم الحاج یوسف احمد ایڈوسئی مرحوم (جن کی تاریخ احمدیت گھانا میں مساجد کی تعمیرات میں نمایاں مالی خدمات ہیں) نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ یہاں مسجد کی تعمیر ضروری ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

12:30 پر مہمانوں نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ اس موقع پر ریجنل ایجوکیشنل ڈائریکٹر مسٹر جوزف ساما این نے اپنا پیغام سنایا جس میں گھانا جماعت کی تعلیمی و تربیتی خدمات کو سراہا نیز مکرم یوسف احمد ایڈوسئی مرحوم کی اس علاقہ کے لئے خدمات کا بھی ذکر کیا۔

مہمانوں کے تاثرات کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج نے اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ آپ نے تمام حاضرین کے سامنے سلام، اسلام اور مسلمان کے الفاظ کی حکمت بیان کی کہ ہم کیوں مسلمان ہیں اور کیوں ہمارا دین اسلام ہے نیز ان تمام الفاظ کا مفہوم یہ کہ ہمارا دین امن و آشتی کا مذہب ہے اور اسلام کا پیغام محبت و الفت ہے اور یہ دین اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند کیا جیسا کہ فرمایا وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدہ:4) اور نیز فرمایا کہ وَجَاهِدُوۡا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰىكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (الحج:79) اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نزدیک مقبول دین اسلام ہے فرمایا: اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ (آل عمران:20)

آپ نے سنت نبوی ﷺ و سنت خلفائے راشدین سے مثالیں دے کر بیان کیا کہ مساجد معاشرے میں امن اور صلح کا گہوارہ ہونی چاہئیں اور ایک مسلمان حکومت کے لئے عوام الناس کے مسائل حل کرنے کے لئے یہی ایک جائے پناہ ہے۔ جیسا کہ ریاست مدینہ میں حضور ﷺ نے یہود و نصاریٰ کو مسجد نبوی میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ غیر مسلم خواہ یہود و نصاریٰ ہوں یا ہندو، اگر وہ ظاہری طور پر پاک ہوں تو ان کو عام مساجد میں آنے کی اجازت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں غیر مسلم مسجد نبوی میں داخل ہوتے تھے، لہٰذا کسی غیر مسلم کو مسجد میں داخل ہونے سے روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فرمایا:

مسجد ایک مقدس جگہ ہے اسے پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، وہاں مسلمان عبادت کرتے ہیں، اس لیے ہر طرح کی آلودگی، بچوں کی آمد و رفت، شور و شرابہ، ناپاک لوگوں کے داخلے سے حفاظت ایمان کا حصہ ہے، اس کے باوجود سنت نبوی ﷺ سے غیر مسلم اقوام کے مسجد میں داخلہ اور قیام کا ثبوت ملتا ہے۔ جب وفد ثقیف رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا، تاکہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ انھیں مسجد میں ٹھہرا رہے ہیں، جب کہ وہ مشرک ہیں آپ ﷺ نے فرمایا إن الارض لا تنجس، إنما ینجس ابن آدم زمین نجس نہیں ہوتی نجس تو ابن آدم ہوتا ہے۔

(نصب الرایہ: 4/270)

آپ نے اپنے خطاب میں تعمیر مساجد کی اہمیت اور تعمیر کعبۃ کے مقاصد بیان کئے نیز یہ کہ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے لئے بنائی جاتی ہیں اور مساجد کے دروازے سب کے لئے کھلے رہنے چاہئیں اور ان بیوت اللہ میں کوئی بھی عبادت کرسکتا ہے بشرطیکہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ مساجد میں غیر اللہ کی پوجا کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرک ہے جو ظلم عظیم ہے۔

ابتداء میں تمام مذاہب ایک جیسے ہی تھے لیکن اب طریقے مختلف ہوگئے تاہم اصل مقصد سب کا ایک ہی تھا کہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ اسی لئے آج دنیا میں قدیم مذاہب بھی موجود ہیں لیکن اہل دنیا نے انہیں اپنے طور طریقے، نظریات اور بدعات پیدا کر کے ان میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ حضرت آدم، نوح، موسیٰ، ابراہیم، عیسیٰ علیہم السلام سے لے کر حضور ﷺ تک تمام انبیاء ایک ہی پیغام لے کر آئے تھے جو توحید کا پیغام تھا۔ بعض انبیائے کرام نے جب تبلیغ کی ان کی قوموں نے ان پر مظالم ڈھائے اور ان کے پیغام کو ابتداء میں اکثریت نے رد کر دیا جیسا کہ موسیٰؑ پر فرعون نے مظالم ڈھائے مگر وہ ثابت قدم رہے۔ غرض الٰہی جماعتوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کو قربانیاں دینا پڑیں۔ ان بارہ حواریوں نے بہت محنت و مستعدی سے دور دراز علاقوں کے سفر کر کے تبلیغ کی اور انہیں نرم اخلاق کی تعلیم دی گئی کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کر دو مگر شریعت ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی ہر چیز کی تکمیل کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ذریعہ دین مکمل کر دیا اور خود ہی اس کا نام اسلام بطور دین پسند فرمایا جو دین ابراہیمی ہے اور خود ہی ہمارا نام مسلمان رکھا اور پھر فرمایا کہ

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا (المائدہ:4) اور یوں دین اسلام کی تعلیم مکمل کر دی۔

اب ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال آگے کرنے کا دور گزر چکا بلکہ آج جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ کا دور ہے کہ صبر بھی کرو برداشت بھی اور معاف بھی کرو اگر معاشرہ کی اصلاح ہو لیکن اگر برائی وظلم حد سے بڑھ جائے تو پھر بدلہ لینا بھی ضروری ہے کہ اس سے بھی بعض دفعہ اصلاح معاشرہ ہوتی ہے۔

آپ نے اپنے خطاب میں بائیبل اور قرآنی تعلیمات کا یوں مختصر موازنہ بھی پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کا چوئی Twi میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

اپنے خطاب میں آپ نے حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام کی بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرتے وقت کی دعائیں تفصیل کے ساتھ پیش کیں اور بتایا کہ آج وقت و تاریخ نے ثابت کیا کہ وہ ساری دعائیں خدا تعالیٰ نے نہ صرف آل ابراہیم کے لئے قبول فرمائیں بلکہ آج ساری دنیا ان دعاؤں کے ثمرات سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔

ہمیں یہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم پانچوں وقت یہاں نمازیں ادا کریں اور اللہ کے گھر کو آباد رکھیں اس طرح نمازیوں کی تعداد بھی خدا تعالیٰ بڑھا دے گا۔ تاہم اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے طرز زندگی میں تبدیلی پیدا کرے اور اپنے آپ کو عملی تبلیغی نمونے کے طور پر پیش کرے۔

ہمارے معاشرہ میں جو کرپشن اور دیگر کمزوریاں ہیں ان کی اصلاح ضروری ہے اور جب آپ اپنے عمل سے وہ منفی باتیں چھوڑ دیں گے تو لوگ خود بخود آپ کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ اپنی کم تعداد پر گھبرانا نہیں چاہئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں نے بھی تبلیغ میں سخت محنت کی جس کا نتیجہ دیکھ لیں کہ آج ساری دنیا میں ان کا پیغام کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ پس اپنے عمل سے احمدیت کو پھیلائیں تو آپ کی قلتیں بھی اکثریت میں بدل جائیں گی۔

خطاب کے آخر میں آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نمایاں قربانی کرنے والوں کے اسماء خاص طور پر لئے جن میں مکرم محمد یوسف ایڈوئی، مسٹر محمد عبداللہ، مسٹر ناصر احمد، مسٹر محمود احمد اوسو ناظم انصار اللہ، مسٹر ضیاء الرحمٰن، مسٹر آپیاہ Appiah صدیق اور مکرمہ نوحو Nuhu صفورا شامل ہیں۔ اس مسجد کے لئے پانی کے انتظامات کے لئے بورہول Borehole کے جملہ اخراجات مکرم مولوی عبدالحمید طاہر ریجنل مبلغ کماسی کی کاوشوں سے مکرم سید سعید شاہ آف کراچی نے ادا کئے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ۔ نئی تعمیر شدہ مسجد میں 120 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اس موقعہ پر آپ نے دیگر نمایاں قربانی کرنے والے احباب کا بھی ذکر خیر کیا۔ اور جماعت احمدیہ انکاویہ کو مناسب انتظامات کرنے پر مبارکباد پیش کی اور اس تقریب میں شامل جملہ معزز مہمانان و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

2۔ تقریب سنگ بنیاد اووماسو Anwomaso
جماعت احمدیہ کماسی
28 ستمبر 2021ء بروز منگل

آج مکرم امیر ومشنری انچارج گھانا ہمراہ قافلہ 10:15 کماسی مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر 10:40 پر Anwomaso پہنچ گئے۔ یہ مقام کماسی سنٹر سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مکرم امیر صاحب نے پروگرام کی صدارت کا آغاز کیا۔ جہاں مقامی خادم مسٹر یوسف آدم نے سورۃ البقرہ آیت 25 کی تلاوت کی۔ بعدہ مکرم عبدالرحمٰن اور عبدالرزاق صاحب نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ 11:15 پر مکرم عبدالسلام یوسف سرکٹ پریذیڈنٹ ایجا Ayigya جماعت نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ پھر

مقامی جماعت کے خدام نے مقامی زبان Twi میں ترانے پیش کئے۔

سرکٹ مشنری معلم احمد اوسی رچرڈ نے آووماسو میں جماعت کی مختصر تاریخ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ اس علاقہ کے ابتدائی احمدی معلم ابوبکر صدیق اور ابوسلیمان تھے۔ ان کے علاوہ مسٹر کوجو بارونا بھی ابتدائی احمدی تھے۔ یہ دوست 1922ء میں الحاج مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب (گولڈ کوسٹ کے دوسرے مبلغ) کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔ یہاں کے پرانے احمدیوں میں پاپا بارونا، یعقوب، ابراہیم ایڈوئی اور ماما صالحہ بھی شامل ہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحیم کی ایک رپورٹ کے مطابق حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے جولائی 1922ء کو سالٹ پانڈ سے علاقہ فوینا کا دورہ کیا جس کے نتیجے میں یہاں مختلف دیہات و قصبات میں بیعتیں ہوئیں۔ اسی طرح مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے اشانٹی ریجن کا طویل دورہ مارچ 1924ء میں کیا تھا۔ جو غالباً اس علاقہ کا آپ کا تیسرا دورہ تھا۔

(تفصیل کے لئے الفضل قادیان 17/اگست 1922ء صفحہ 2
اور الفضل قادیان 2 ستمبر 1924ء صفحہ 2)

اس بابرکت تقریب میں چند غیر مسلم احباب کے علاوہ دو مقامی چیف مع ہمراہی بھی شامل ہوئے۔ آووماسو کے مقامی چیف نانا Asebwa خود حاضر نہ ہو سکے تاہم انہوں نے اپنے نمائندہ دوسرے چیف جناب ایبوسموائی کوفیاں کو بھجوایا۔ جنہوں نے چیف کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جناب چیف نے اپنے پیغام میں معذرت کی کہ وہ خود اس موقع پر حاضر نہ ہو سکے اور بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں بخوبی علم رکھتے ہیں کہ یہ جماعت پرامن ہے اور کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی کیونکہ ان کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت پیارا ہے۔

خلاصہ خطاب امیر ومشنری انچارج

تقریب کے آخر میں مکرم امیر صاحب گھانا نے 12:35 پر خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ہم یہاں دو مقاصد کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ تعمیر نو مسجد اور احمدیہ مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کے لئے۔ آپ نے اپنے خطاب میں تعمیر بیت اللہ کے مقاصد، اس کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اس موقع پر آپ نے سورۃ البقرہ میں موجود ابراہیمی دعاؤں کی قبولیت کا مضمون بیان کیا نیز کہ آج ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ انہی دعاؤں کے سایہ تلے ہم یہ سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور تعمیر بیت اللہ کے جو مقاصد ہیں وہ ہماری مساجد کی شکل میں بھی پورے ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہماری مساجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو اس وقت دعا کی تھی ان کی قبولیت کا ایک پھل یہ بھی ہے کہ موجودہ عرب جو سعودی عرب کہلاتا ہے آج دنیا کا امیر ترین ملک ہے اور خدا تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے اسے مالا مال کیا ہے اور اس کی دولت سے دنیا کے بینک اور کئی ممالک بھی مالا مال ہیں۔ اور اگر عرب اپنی دولت بینکوں سے نکال لیں تو ساری دنیا کی اقتصادیات یک دم نیچے گر جائے گی۔ یہ بھی ابراہیمی دعاؤں کی قبولیت کے ثمرات ہی ہیں جن کے پھل آج ساری دنیا کھا رہی ہے۔

اسی طرح آج ہمارے ملک گھانا جو دراصل ایک سونے کی کان ہے کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے صرف ہمیں محنت اور دیانت کی ضرورت ہے۔ نیز ان وسائل کو قومی دولت سمجھ کر بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔

آج کی تقریب میں جس مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد ہم کرنے جا رہے ہیں یہ ایک مخلص احمدی کی عظیم مالی قربانی کا نمونہ ہے جو آج ہم میں یہاں موجود ہیں (مسٹر آدم کو بینا سٹیج کے عقب میں بائیں جانب براجمان تھے۔) پس آج ہم احمدیوں کو اس علاقہ کے لوگوں کے لئے اپنے عملی نمونہ سے ثابت کرنا ہو گا کہ ہم احمدی ہیں اور عملی نمونہ ہی سب سے بڑھ کر تبلیغی ہتھیار ہے۔

پروگرام کے آخر میں آپ نے جملہ حاضرین تقریب اور مقامی احمدیوں وغیر از جماعت لوگوں کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں 22 لجنات 30 خدام و انصار، 5 بچگان اور 7 غیر مسلم وغیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

تقریب سنگ بنیاد کا آغاز 12:35 پر ہوا جس میں حسب ذیل افراد نے سنگ بنیاد رکھا۔

مکرم امیر ومشنری انچارج، مقامی چیف، مکرم آدم کو بینا Adam Kowbena جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی، ریجنل مبلغ مولوی عبدالحمید طاہر صاحب، ریجنل پریذیڈنٹ، وزونل قائد، نمائندہ خدام، مرکزی مبلغ مولوی یوسف محمد بن صالح، ملک غلام احمد مبلغ سلسلہ نمائندہ مبلغین اور خاکسار احمد طاہر مرزا شامل ہوئے۔ مکرم امیر ومشنری انچارج کی اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بواڈی، Kumasi طاہر ہومیو اینڈ ہربل کمپلیکس کا دورہ

اسی روز اووماسو جماعت سے واپسی پر مکرم امیر ومشنری انچارج گھانا مع قافلہ نے کماسی مشن ہاؤس سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر طاہر ہومیو اینڈ

ہربل کمپلیکس نیز شعبہ آکوپنکچر علاج کا اور اس بلڈنگ میں موجود بقیہ تمام شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لیا اور عملہ سے بریفنگ حاصل کیں۔ آپ نے سٹاف کو بتایا کہ جماعت احمدیہ گھانا کا مشن ہے کہ اس ادارہ کو جدید مشینری و تکنیکی سہولیات سے ہم آہنگ کر کے جدید اصولوں پر چلایا جائے جو اس کی پروڈکشن میں پیش رفت کا باعث ہوگا۔ اسی طاہر ہربل کمپلیکس کے ہومیوپیتھک ڈیپارٹمنٹ کی بھی مرمت و تزئین کر کے اس میں تجربہ کار ڈاکٹر تعینات کئے جارہے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مریض اس شعبہ سے استفادہ کرسکیں۔

3۔تقریب سنگ بنیاد مشن ہاؤس اپیجا

Apegya جماعت

29 ستمبر 2021ء بروز بدھ

آج صبح 10:30 مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا بہمراہ قافلہ روانہ ہوئے اور 11:40 پر اپیجا Apegya پہنچے۔

استقبالیہ ممبران میں مرکزی مبلغ مولوی یوسف صالح صاحب اور زونل مبلغ اکرا شامل تھے۔ استقبالیہ کے بعد مکرم امیر صاحب کی صدارت میں 11:50 پر تلاوت و دعا کے بعد پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ ساؤمے Saume سرکٹ مشنری معلم حکیم اجیمنگ Agyemang صاحب نے کی۔ بعدہ حسین شمس الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔

12:15 مکرم عبد الواحد اجمبیدو Agambedu سرکٹ پریذیڈنٹ اماوے Amoawi جماعت نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مقامی جماعت کے خدام نے زبان Twi میں ترانہ پیش کیا۔ 12:30 Amoawi سرکٹ مشنری معلم لقمان اکوا عیسیٰ نے اپیجا Apagya جماعت کی مختصر تاریخ پیش کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ اس علاقہ میں احمدیت کا طلوع تقریباً 74 سال قبل 1945ء میں ہوا تھا، جب تین احمدیوں نے اس گاؤں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا تو اس وقت مرحوم اوپنین احمد (احمدو) کی اہلیہ نے اور اوپنین سینیڈو Opanin Senaidu نے بیعت کر لی اور اسلام احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اوپنین سینیڈو نے اسکورے Asokore میں احمدیت قبول کی اور اپنے شہر کے لوگوں میں جماعت کو متعارف کروایا۔ اور اس علاقہ میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے۔ اس دور میں احمدی مبلغین اور عیسائی منادین کی تبلیغی کوششوں میں مسابقت کی دوڑ لگی ہوئی تھی اور ہر کوئی اپنے طور پر عوام الناس کے دل فتح کرنا چاہتا تھا۔ انہی ایام میں دبنکا Dabanka نامی ایک نوجوان نے احمدیوں کے پیغام کو توجہ سے سنا اور قائل ہوگئے اور فوراً بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔ اور ان کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا تھا۔ اس طرح وہ بیعت کرنے والے پہلے احمدی بن گئے۔ ان کے بعد مرحوم اوسوفو بشیر کماسی سے آئے اور تبلیغ بھی کی اور کئی دوسرے بھی ان کی کوششوں سے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس مقام کے ابتدائی احمدیوں میں چند ایک احباب کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مرحوم اوپنین ابراہیم عطاء کنونکو۔ مرحوم اوپنین یاو ذروئے۔ اوپنین کوجو احمد (جو آج اس تقریب میں موجود ہیں)۔ مرحوم اوپنین یوسف کوفی مینساہ۔ مرحوم اوپنین پینسان۔ اور مرحوم اوپنین عثمان ذروئے شامل ہیں جنہوں نے بمع اہل خانہ بیعت کی۔ بعد ازاں کئی دیگر معززین علاقہ بھی شامل ہوئے۔ اپیجا جماعت کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ اپیجا کی آدھی سے زائد آبادی جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی تھی۔ البتہ آج ان کی نسلیں یہاں موجود نہیں ہیں۔

اس مبارک تقریب میں پندرہ سے زائد غیر مسلم و غیر از جماعت احباب جن میں دو مقامی چیف مع ہمراہی بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر اپیجا کے مقامی چیف نانا اوسو پیپرا ثانی Owusu Pepra II نے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے۔ جس طرح ہم نے اس مسجد کی تعمیر میں تعاون کیا اس مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے بھی تعاون کریں گے۔

اس موقع پر مقامی چیف نے بیس سیمنٹ بوری کی پیشکش بھی کی۔

دوسرے چیف نانا آموا نے بھی خیرسگالی کا پیغام دیا۔

خطاب امیر و مشنری انچارج گھانا

اس تقریب سے مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا نے 12:55 پر اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ آپ نے اپیجا چیف کی اس علاقہ کے لئے بالخصوص جماعت کے لئے ان کی سابقہ خدمات کو سراہا نیز انہی کی کاوشوں سے یہ قصبہ ترقیات کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

آپ نے بتایا کہ اگرچہ اپیجا جماعت کی تجنید 14 لجنہ اماء اللہ 7 احباب اور چند بچگان پر مشتمل ہے تاہم اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس مسجد و مشن ہاؤس کی برکت سے جلد یہ جماعت بڑھے گی۔ آپ نے حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قلیل تعداد ہونے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ دعا، محنت شاقہ اور کوششوں کی ضرورت ہے۔ اپیجا میں احمدیت کا پودا 1945ء میں لگا اور یہ بھی سچ ہے کہ اپیجا کے چیف کا تعاون بھی ابتداء سے ہی ہمارے ساتھ رہا۔

اس قصبہ میں الحاج ضیاء کی تبلیغ سے احمدیت پھیلی جو احمدیہ اسکول وا Wa کے پرنسپل بھی رہے۔ اسی طرح ان کی اہلیہ سسٹر عائشہ نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ ان لوگوں نے یہاں پہلے مسجد بنائی وہ ایک مشکل وقت تھا۔ اب یہاں نئی مسجد بن گئی ہے اور آج آپ لوگوں کی کاوشوں سے ہم یہاں دو منزلہ مشن ہاؤس کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ہمیں دوسرے احباب کو تبلیغ کرنی چاہئے۔ اب مجمع میں تقاریر کرنے کا دور گزر چکا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ اپنے ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ تبلیغ کرنی چاہئے نیز سب سے بڑھ کر اپنے عملی نمونہ سے ثابت کرنا ہوگا کہ احمدی دراصل حقیقی مسلمان ہیں۔ ہمارے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے یہی سب سے مؤثر تبلیغی ہتھیار ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ کی طرح ہوتا ہے اگر آپ کا عمل درست ہوگا تو لوگ خود بخود احمدی ہوجائیں گے۔ لیکن اگر آئینہ دھندلا ہو تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر سنوارا نہیں جاسکتا اور نہ صاف چہرہ دیکھا جاسکتا ہے۔ احمدی کو اپنے آئینہ کا چہرہ صاف رکھنا چاہئے یعنی اپنے اخلاق و کردار کو سنوار کر رکھنا چاہئے تاکہ لوگ آپ سے رہنمائی پاسکیں۔

اس گاؤں کے چیف نانا کو ہم سے کوئی شکوہ نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ اور نانا اوسو پیپرا سے ہمیں کوئی شکوہ نہیں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مشن ہاؤس بنانے کی اجازت دی۔ ہم انہیں سلام پیش کرتے ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ ہماری حمایت جاری رکھیں گے۔ خطاب کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک بار پھر نانا پیپرا کا، اسی طرح اپیجا جماعت اور جملہ مہمانان کرام نیز پریس کے دو نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

امیر و مشنری انچارج کا پریس نمائندگان کو انٹرویو

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے پریس کو مختصر انٹرویو دیا اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ تقریب کے آخر میں مکرم امیر صاحب گھانا نے 12:35 پر خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ہم یہاں دو مقاصد کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ تعمیر نو مسجد اور احمدیہ مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کے لئے۔ آپ نے اپنے پیغام میں بتایا کہ ہمیں اپنے معاشرہ کو پرامن اور مذہبی ہم آہنگی سے مزین کرنا ہے کیونکہ گھانا دنیا میں ایک پرامن ملک کے طور پر مشہور ہے۔ اور کرپشن جیسے افعال سے آئندہ نسلوں کو بچانا ہوگا۔ اس سلسلہ میں دینی درسگاہیں اور مساجد و عبادت گاہیں بنیادی کردار ادا کرسکتی ہیں۔

تقریب سنگ بنیاد کا آغاز 1:50 پر ہوا جس میں حسب ذیل افراد نے سنگ بنیاد رکھا۔ مکرم امیر و مشنری انچارج، مقامی چیف، ریجنل مبلغ مولوی عبد الحمید طاہر صاحب، ریجنل پریذیڈنٹ، زونل قائد، نمائندہ انصار، خدام و لجنہ اور مکرم مولوی محمد یوسف بن صالح صاحب مکرم امیر و مشنری انچارج کی اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نئی تعمیر شدہ مسجد اپیجا جماعت

نمازوں کی ادائیگی اپیجا جماعت کی نئی تعمیر شدہ ایک گنبد اور دو میناروں والی خوبصورت مسجد میں ادا کی گئی جس کی تعمیر کا آغاز فروری 2015ء میں کیا گیا اور جس میں 200 نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

اگرچہ اپیجا جماعت کی ابتدائی مسجد 1945ء، 1946ء میں احباب نے بہت جلد تعمیر کرڈالی تھی اور ایک لمبا عرصہ تک اس علاقہ کی خوبصورت عمارت میں سے ایک تھی تاہم مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ بوسیدہ ہوگئی اور کچھ عرصہ قبل نو تعمیر شدہ روڈ کے وسط میں آگئی اس لئے اس پرانی مسجد کو گرا کر مقامی احباب نے ایک نئی زمین خریدی اور مقامی چیف نانا اووسو پیپرا نے بھی ایک پلاٹ مسجد کے لئے دیا۔ یوں نئی مسجد کے لئے اپیجا جماعت کی مسجد کا سنگ بنیاد فروری 2015ء میں رکھا گیا اور اس کا افتتاح اپریل 2019ء میں مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا نے کیا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر ایڈیشنل وکالت مال مرکز احمدیت لندن کے تعاون سے ہوئی۔ دیگر نمایاں مالی قربانی کرنے والے احباب میں نانا اپیجا ہینے، نانا تاویہ، مسٹر مورو، پروفیسر ایرک کوبینا فاروق، مکرمہ راشدہ دوفی دریے اور

جناب صادق امواشامل ہیں۔ جنھوں نے 1000 سے GHS 3000 تک مال قربانی کی توفیق پائی۔

علاوہ ازیں اصوفیہ جماعت، اپچینا جماعت اور امواوی جماعت کے خدام و انصار نے وقارِعمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان احباب کے علاوہ اس سرکٹ کے 7 احباب اور 15 لجنہ ممبرات نے حسب توفیق مالی قربانی میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب و خواتین کو اجرِعظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

اپچینا جماعت سے واپسی پر اسی روز مکرم امیر صاحب بہمراہ قافلہ مکرم الحاج عمر کوفی نوحو سابق ریجنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کماسی کے گھر تشریف لے گئے جہاں مرحوم کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کیا۔ مرحوم ایک طویل عرصہ اشانٹی Ashanti ریجن کے ریجنل صدر کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔

نصرت آباد محلہ کا دورہ

مورخہ 29 ستمبر کو اپچینا سے واپسی پر مکرم امیر صاحب نے شام کو نصرت جماعت کا دورہ کیا۔ اس جماعت کا قیام خلافت رابعہ میں ہوا۔ اس محلہ کے احمدی احباب کے مطابق 1998ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس محلہ کا نام نصرت آباد عطا فرمایا۔

اس محلہ میں بیس کے قریب احمدی گھرانے آباد ہیں۔ جب بہت سے احباب اس علاقہ میں جمع ہوگئے تو حضورِ انور کی خدمت میں اس کا نام رکھنے کے لئے لکھا گیا۔ چنانچہ حضور نے اس کا نام نصرت آباد عطا کیا۔

4۔ ثوابا (Sawaba Adenyase)

ثوابا مسجد کماسی ریجن

ثوابا (Sawaba (Adenyase سرکٹ جماعت علاقہ کماسی میں واقع ہے۔ اور یہاں ایک بڑی جماعت ہے۔ یہ علاقہ زونگو قبائل مسلمانوں کا ہے جہاں بکثرت مسلمان آباد ہیں۔

اس علاقہ میں احمدیت کا آغاز مقامی احمدی مکرم الحاج مصطفےٰ کے مطابق 1972ء میں ہوا۔ الحاج مصطفےٰ احمد اپنے والد ایکواسی بخاری کے انتقال کے بعد ابوابو Aboabo مقام سے اپنی والدہ کے ساتھ ثوابا منتقل ہوگئے اور اپنی زمینوں کے وارث ٹھہرے جنھوں نے بعد میں اپنی زمین کا ایک حصہ موجودہ مسجد کے لئے جماعت ثوابا کو عطیہ کر دیا۔ مکرم الحاج مصطفےٰ مرحوم نے 1972ء میں کماسی کے سرکٹ مشنری یوسف احمد ایڈوسئی مرحوم کے ذریعہ بیعت کی۔ 1976ء میں ثوابا کی مسجد مکمل ہوگئی اور یوں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام ہوگیا۔ 2014ء میں پرانی مسجد کو گرا کر نئی مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا جس میں متعدد مخیر حضرات نے حصہ لیا اور یوں یہ نئی

مسجد مکمل ہوگئی۔

آج مؤرخہ 30 ستمبر مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا ہمراہ قافلہ کماسی مشن ہاؤس سے 10:30 روانہ ہوئے اور 11:00 صبح ثوابا جماعت پہنچے۔ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے 45 لجنہ اماء اللہ ممبرات 35 احباب اور 10 غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ جن میں دو مقامی چیف مع اپنے ہمراہیوں کے نیز دو مقامی امام مساجد تیجانیہ اور اہل سنت والجماعت بھی موجود تھے۔ حسب روایت تقریب کا آغاز تلاوت و عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا جن کا انگریزی اور مقامی Twi چوئی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

استقبالیہ ایڈریس مقامی معلم صاحب نے پیش کیا۔ مقامی جماعتی ترانوں کے بعد مسجد کی تعمیر کی تاریخ اور نمایاں قربانی کرنے والوں کو سراہا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے رفیع کامران احمد صاحب آف جرمنی نے تعاون کیا۔ علاوہ ازیں مادام سارہ آدمز داؤد، حاجیہ حلیمہ اپو کو احمد (سرکٹ صدر لجنہ ثوابا سرکٹ) اور بعض دیگر احباب و خواتین جماعت ثوابا بھی شامل ہیں۔ وقارِعمل کے ذریعہ کثیر احباب و خدام نے حصہ لیا۔ اسی طرح ریجنل مبلغ مولوی عبدالحمید طاہر صاحب کی کاوشیں بھی شامل حال رہیں۔ اسی طرح ایک مقامی دوست جو اس علاقہ کے پرانی احمدی ہیں نے کثیر رقم مسجد کے لئے پیش کی۔

بعدہ ایک سرکٹ مشنری نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ پیش کی جس میں اس جماعت کے ابتدائی احمدیوں کا ذکر شامل تھا۔ اس دوران مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو بعض اہم انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ معززین نے خطاب کیا جس میں ایک مقامی چیف اور اہل سنت و الجماعت کے امام شامل تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی مذہبی رواداری اور قومی و سماجی خدمات کو سراہا۔ اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

12:40 پر مکرم امیر و مشنری انچارج نے خطاب فرمایا جس میں قرآن و حدیث سے مساجد کی تعمیر کی ضرورت و اہمیت پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ہمیں پر امن معاشرہ اور مذہبی ہم آہنگی کا درس دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے مثالیں پیش کیں جیسے اہل نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت عنایت فرمانا جیسا کہ تاریخ اسلام و کتب سیرت میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ:

نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ منورہ آیا، وفد میں 60 افراد تھے۔ جب وہ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر چکے تھے۔۔۔۔ ان کی نماز کا وقت ہوگیا، وہ اٹھے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو، انہوں نے مشرق کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔

(السیرۃ النبویۃ جلد 2 صفحہ 224)

چنانچہ جب تک اہل نجران عبادت کرتے رہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور انکی عبادت کے مکمل ہونے کا انتظار فرماتے رہے۔

اسی طرح ایک موقع پر بنوحنیفہ کے یہودی قبیلہ کے ایک فرد ثمامہ کو مسجد نبوی میں رکھا گیا جو بعد میں اسوہ رسول سے متاثر ہو کر مسلمان ہوگیا۔

اسی طرح آپ نے دوران خطاب یہ بھی فرمایا کہ مساجد معاشرہ کا سماجی معاشرتی اور دینی مرکز ہیں۔ اور پر امن معاشرے کے لئے مساجد اسلام کا حسن ہیں۔ اس لئے ان کو صاحب ماحول بنانا چاہئے۔ تقریر کے بعد مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس میں مکرم امیر صاحب، مقامی چیف اور مقامی احمدی بھائی جس نے اس کی تعمیر میں نمایاں انفرادی قربانی کا مظاہرہ کیا فیتا کاٹا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ابراہیمی و اسماعیلی دعاؤں کے ورد سے مسجد کا افتتاح کیا اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

دو منزلہ نو تعمیر شدہ مسجد میں 90 سے 100 نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔ یہ مسجد ایک گنبد اور دو خوبصورت میناروں پر مشتمل ہے۔ پانی، بجلی، روشنی کے جملہ انتظامات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو اہل اشانٹی کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

یکم اکتوبر: کماسی سے واپسی باغ احمد Winneba

یکم اکتوبر 2021ء اشانٹی سے واپسی اکرا ہیڈ کواٹر

T.I.Basic Junior School Kumasi کا مختصر دورہ:

کماسی مشن ہاؤس سے روانگی کے بعد مکرم امیر صاحب نے ایک مقامی سکول ٹیچر کے ہمراہ T.I.Basic Junior School Kumasi کا ایک مختصر دورہ کیا۔ جہاں اسکول کے بعض اساتذہ اور سٹاف کے ممبران سے گفتگو کی۔ یہاں سے آپ باغ احمد وینیبا واپسی کے لئے روانہ ہوئے اور 12:30 Assin کے علاقہ کی چھوٹی سی جماعت آسن انڈو Andoe کی ایک خوبصورت نو تعمیر مسجد میں مختصر قیام کیا۔

Assin Asamankese مسجد

یہاں سے روانہ ہو کر چند میل کے فاصلہ پر آسن زون کی ایک ابتدائی جماعت (Assin Asamankese) جو حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے زمانہ میں قائم ہوئی تھی، کی ایک قدیمی مسجد میں رکے۔ یہ مسجد 1925ء میں مقامی احباب و خواتین نے بنائی تھی۔ یہ مسجد کماسی منکسم روڈ پر واقع ہے۔

اس مسجد میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ بعدہ مقامی امام کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اس جماعت کی زیرتعمیر نئی وسیع و عریض مسجد (جس میں بیک وقت 600 افراد نماز ادا کر سکیں گے) کا بھی جائزہ لیا اور احباب جماعت کی مالی قربانیوں کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کے بعد وہاں سے روانگی ہوئی۔ اور 3:30 کے قریب ہم بخیریت واپس باغ احمد جلسہ گاہ وینیبا Winneba پہنچ گئے۔ جہاں آپ نے دو دن قیام کیا۔ مورخہ 3 اکتوبر 2021ء کو آپ کی احمدیہ مسلم مشن ہاؤس ہیڈ کوارٹر اکرا بخیریت واپسی ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

ذیشان محمود۔ مربی سلسلہ سیرالیون

موبائل سے مکمل اسلامی اصطلاحات لکھنے کا آسان طریقہ

کہا جاتا ہے پہیہ وہ پہلی ایجاد ہے جس نے انسان کو ترقی کی طرف لے جانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ویسے تو دنیا کی ہر ایجاد انسان کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے لیکن سمارٹ فون کی ایجاد سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف گردانی جاتی ہے۔ کمپیوٹر کے بعد اس نے انسان کی زندگی میں نہایت سہولت اور آسانی پیدا کر دی۔ لیکن علاوہ اخلاقی و سماجی نقصانات ومضرات کے ایک بڑا مسئلہ میسیجز میں اصطلاحات کی کمپوزنگ اور مکمل نہ لکھا جانا بھی ہے۔ کئی لوگ مختلف اردو'' کی بورڈز'' کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کو طرح طرح کے اشتہارات (adds) کا سامنا رہتا ہے۔ جو انٹرنیٹ آن ہوتے ہی سامنے آجاتے ہیں اور الجھن کے ساتھ ساتھ وقت کے ضیاع کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

محترم ایڈیٹر صاحب موقر روزنامہ الفضل آن لائن لندن متعدد بار قارئین کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں لیکن پھر بھی روزمرہ ہمیں اس مسئلہ کا سامنا رہتا ہے۔ القابات و اصطلاحات کو تحریر کرنا اکثر کے لئے ایک وقت طلب اور دقت کا امر ہے۔ اور معزز دینی و مذہبی ہستیوں کے ناموں کے بعد مستعمل دعائیں، درود وسلام بار بار لکھنا مشکل امر ہے۔ ایک واضح مثال اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا کی ہے۔ وقت کی کمی کے باعث یا بار بار ٹائپنگ سے بچنے کی خاطر اکثر احباب انگریزی استعارات یا مقطعات کو پسند کرتے ہیں مثلاً AOA، W.S، JZK وغیرہ نئی نسل تو ان اختصارات کو سمجھتی ہے لیکن جب بزرگان یا بڑی عمر کے لوگوں کو ایسے میسیجز یا پیغامات موصول ہوتے ہیں تو ان کی طبیعت پر ناگواری گزرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کے مطابق سلامتی کے لئے السلام علیکم کے الفاظ کا استعمال باعث برکت بھی ہوتا ہے۔ اس لئے مکمل اصطلاحات کا استعمال یا تحریر کرنا بھی باعثِ برکت ہوتا ہے۔

آئیے! ذیل میں آپ کو ایک آسان طریق بتاتے ہیں جس سے آپ اس مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پہلا طریق

اپنے موبائل کے'' کی بورڈ'' کی سیٹنگ میں جا کر Next Word Suggestion کا آپشن آن کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بار بار لکھیں۔ آئندہ آپ دیکھیں گے کہ صرف اَلسَّلَام لکھنے کے بعد باقی الفاظ suggest ہوتے رہیں گے۔

دوسرا طریق

یہ طریق بنسبت اول کے کچھ پیچیدہ ہے لیکن استعمال میں پہلے سے آسان ہے۔

اینڈرائڈ صارفین کے لئے

اگر آپ اینڈرائڈ صارف ہیں تو step by step اس طریق پر عمل کریں۔

1: یہاں سے یہ علامت (symbol) کاپی کریں: ﷺ

2: اپنے موبائل کی سیٹنگ میں جائیں۔ جس کے لئے ایک گیئر آئکن (Gear Icon) کو تلاش کریں۔ یا ایپس کی سرچ میں setting لکھ

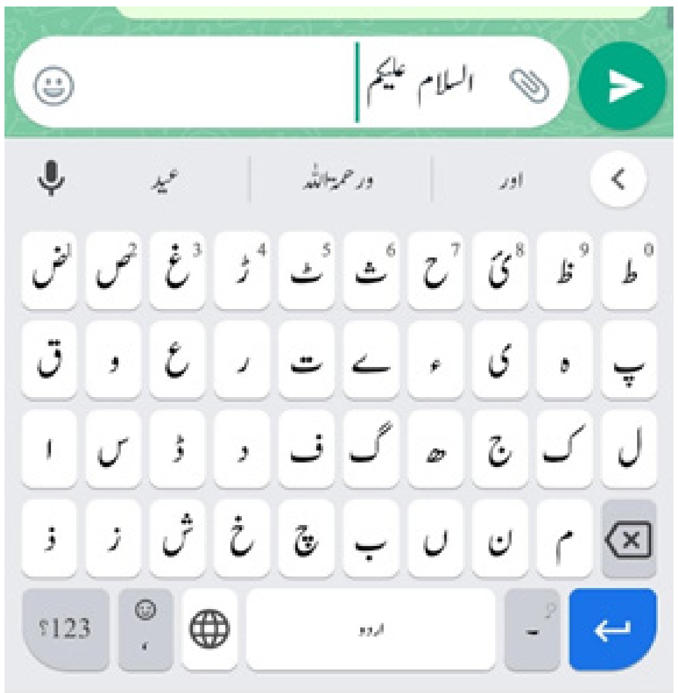

کر تلاش کریں۔

3: سیٹنگز کو تلاش کر کے Language & Input کے آپشن پر جائیں۔ (بعض ماڈلز میں یہ آپشن System کے بعد ملے گا۔ سام سنگ صارفین کو General management میں جا کر ملے گا۔)

4: اس کے بعد اس آپشن پر کلک کریں۔ Personal: Dictionary

5: اگر آپ نمبر تین اور چار سے بچنا چاہتے ہیں تو نمبر 2: کے بعد موبائل ایپس کے اوپر دی گئی سرچ بار میں ہی سرچ کریں: Personal Dictionary

۔) Language & Input عموی طور پر پرسنل ڈکشنری میں تیسرا آپشن ہوتا ہے۔ سام سنگ صارفین اپنے موبائل سے Predictive text سرچ کریں)

6: اس مرحلہ پر Language & Input کے سامنے دیئے گئے '' جمع '' کے نشان ''+'' پر کلک کریں۔

7: یہاں پہلے لائن پر کلک کریں اور ''ﷺ'' کو پیسٹ کریں۔ اور نیچے شارٹ کٹ کے لئے جو بھی آپ استعمال کرنا چاہیں وہ لکھیں مثلاً: sal, pbuh, sw وغیرہ۔ اور بیک چلے جائیں۔ یہ خود بخود سیو ہو جائے گا۔

اسی طریق پر دیگر اصطلاحات کے شارٹ کٹ بنالیں۔

آئی فون صارفین کے لئے

1: یہاں سے یہ علامت (symbol) کاپی کریں: ﷺ

2: اپنے آئی فون کی جنرل سیٹنگز میں جائیں۔ اور کی بورڈ keyboard کو کلک کریں۔

3: یہاں پر text replacement تلاش کر کے کلک کریں۔

4: یہاں + کے نشان کو کلک کریں۔

5: پھر phrase میں '' ﷺ'' کو پیسٹ کریں۔ اور نیچے شارٹ کٹ کے لئے جو بھی آپ استعمال کرنا چاہیں وہ لکھیں مثلاً: sal, pbuh, sw وغیرہ۔

6: اور اوپر دائیں کونے پر دیا گیا save کلک کریں۔

دیگر اصطلاحات

اسی طرز پر آپ درج ذیل جملے یا رموز یہاں سے کاپی کر کے سیو کر سکتے ہیں۔

ﷺ، ṣallā -llāhu ʿalayhī wa-sallam

﷽، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، bismi-llāhi r-raḥmāni r-raḥīm

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ؑ، ؓ، ؒ، ؓ، وغیرہ

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ، مَاشَآءَ اللّٰہُ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، شکر اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔

یاد رکھیں

- اب آپ جب بھی میسیج لکھتے وقت اپنا شارٹ کٹ لکھیں گے تو آپ کی عبارت کی بورڈ کے اوپر تجویز یعنی predict ہو جائے گی۔ یا بعض موبائلز میں شارٹ کٹ لکھتے ہی اصل لفظ یا جملہ آٹو میٹکلی تبدیل ہو جائے گا۔
- اگر آپ اردو اور انگریزی دونوں کی بورڈ استعمال کرتے ہیں تو اردو انگریزی میں الگ الگ شارٹ کٹ بنائیں۔
- اگر آپ انگریزی میں اس طریق کو سمجھنا چاہتے ہیں تو گوگل کریں: How to Add Custom Text Shortcuts to Android?
- یہاں اینڈرائڈ کی جگہ آپ اپنے موبائل کا ماڈل بھی لکھ کر سرچ کر سکتے ہیں۔
- شارٹ کٹ کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جو اصل میں الفاظ بھی ہوں۔ بعض موبائل سیٹنگز میں وہ خود بخود بلا ارادہ تبدیل ہو جانے سے دشواری ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ایجادات کا مثبت اور زیادہ سے زیادہ مفید استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم ڈاکٹر ملک مدثر احمد۔ احمدیہ ہسپتال کانو، نائیجیریا لکھتے ہیں۔

مورخہ 11 جولائی 2022ء کے شمارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی عمر پر اعتراض کے حوالے سے بہت ہی اعلیٰ تحقیقی مضمون پڑھنے کو ملا ہے۔ خاکسار اس سلسلہ میں آج کے زمانہ کی بات بتاتا ہے۔ کجا 14سو سال پرانے زمانے کی بات ہو۔سب ڈاکٹروں کا یہ ذاتی تجربہ ہو گا۔ خاص کر جو افریقہ اور پاکستان میں مریض دیکھتے ہیں کہ روزانہ ایسے مریض ملتے ہیں جنہیں اپنی عمر کا کچھ پتہ نہیں ہوتا بلکہ اندازہ بھی بہت غلط ہوتا ہے۔ مثلاً ایک عورت آتی ہے اور رجسٹریشن پر اپنی عمر تیس سال لکھواتی ہے۔ جب وہ میرے پاس آتی ہے تو اسے دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ تو چالیس پچاس سال کی ہے۔ میں اس سے پوچھوں گا کہ محترمہ! آپ کی کتنی عمر ہے؟ تو کہے گی تیس سال۔ اور جب سوال کریں کہ کیا آپ کو اپنی تاریخ پیدائش کا علم ہے؟ تو جواب ملتا ہے۔نہیں کوئی ریکارڈ نہیں۔ ہم دیہاتی لوگوں میں کوئی ریکارڈ نہیں رکھتا۔ اور جب پوچھا جائے۔ کیا اسکول گئی ہیں؟ تو جواب ملے گا۔ جی نہیں۔ اسی طرح اگر پوچھا جائے کہ شادی کو کتنے سال ہو گے ہیں؟ تو انہیں کچھ علم نہیں ہوتا۔ اگر یہ پوچھیں کہ اچھا کتنے بچے ہیں؟ تو اگر چھ بچے ہیں۔ کیا وہ اسکول جاتے ہیں؟ تو جواب اثبات میں ملتا ہے۔ اسی طرح اگر پوچھا جائے کہ کیا سب سے بڑے بچے یا بچی نے اسکول مکمل کر لیا ہے؟ تو ہاں میں جواب ملے گا۔ اگر بڑی لڑکی ہے اور اس کی اسکول کے بعد شادی بھی ہوگئی ہے۔ اس کے دو بچے بھی ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ اس بچی کی عمر اندازاً بیس سال ہے۔ تو کیا آپ کی عمر آٹھ سال تھی جب شادی ہوئی اور نو دس سال کی عمر میں آپ کا پہلا بچہ ہوا۔ اب وہ حیرانگی سے میرا منہ دیکھے گی اور کہے گی اچھا چالیس لکھ لیں۔ اور اگر پوچھوں کہ کیا آپ کو اب بھی ماہواری آتی ہے؟ تو جواب نفی میں ملے گا کہ پچھلے سال سے نہیں آئی۔ میرے بتانے پر کہ چالیس کی عمر میں تو عموماً اس علاقہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ میرا تو خیال ہے کہ آپ کی عمر چالیس سے زیادہ ہے۔ تو اکثر خواتین کہیں گی اچھا پینتالیس لکھ لیں۔ اس طرح کی گفتگو روزانہ ہماری مریضوں سے ہوتی ہے اور یہ صرف عورتوں سے نہیں، بلکہ مردوں سے بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اگر کسی راوی نے اپنے اندازہ سے حضرت عائشہ کی عمر نو سال کہہ دی۔ تو قطعاً انوکھی بات نہیں۔ آج کل بھی جہاں تاریخ پیدائش کا ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ لوگوں کے حیران کن غلط اندازے ہوتے ہیں۔ مجھے اپنے میڈیکل کالج کے زمانے کی ایک بات یاد آ گئی ہے۔ ہمارے سرجری کے پروفیسر مردوں میں پروسٹیٹ گلینڈ بڑھ جانے کا ٹاپک پڑھا رہے تھے۔ علامات پڑھاتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ بیماری مردوں میں بڑی عمر میں ہوتی ہے لیکن سرجری کی ایک معروف یوروپین کتاب میں لکھا ہے کہ برصغیر میں یہ بیماری چالیس سال میں بھی ہو جاتی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے کبھی کوئی چالیس سال کا مریض اپنی پریکٹس میں نہیں دیکھا۔ اور کہنے لگے کسی بابے سے کسی نے عمر پوچھی ہو گی اور اس نے کہا ہو گا چالیس لکھ لو اور انہوں نے لکھ لی ہو گی۔ تو اگر آج کل ایسا ہوتا ہے تو اس زمانے میں کسی نے اپنے اندازے سے کوئی عمر کہہ دی اور اب اس کو سند بنا کر اعتراض محض جہالت اور تعصب ہے۔

فقہی کارنر

بیوگان کا نکاح کر لینا بہتر ہے

عورتوں کو خصوصی نصائح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ یا رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(الحکم 10 جولائی 1902ء صفحہ 7)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

دعا کا تحفہ

علمی ترقی کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فیصلوں میں الٰہی نور عطا کرنے کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔

رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ:115)

اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 21)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

سوانا Tswana زبان کی کہاوت ہے کہ ننھا پرندہ اس وقت تک چہچہانا نہیں سیکھتا جب تک کہ وہ اپنے بڑے کو نہ سنے۔ (انٹرنیٹ)

اس محاورے کا مطلب یہ ہے کہ بچے اپنے والدین سے ہی سیکھتے ہیں۔

اسی زبان کی دوسری کہاوت ہے کہ ایک بوڑھی چینی مرغی (Guinean Fawl) کے پر رنگین نہیں ہوتے لیکن اس کے بچوں کے پروں میں رنگ ہوتے ہیں۔ (بی بی سی افریقہ)

اس کہاوت کا مطلب یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ بڑوں کے عادات اطوار سے تو سب واقف ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا اصل عکس ان کے بچوں میں نظر آتا ہے۔ کوئی بچہ ایک خوبی تو کوئی دوسری خوبی سے رنگین ہوتا ہے۔

ان دونوں کہاوتوں کو ملا کر پڑھا جائے تو عربی ضرب المثل اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیۡہِ یعنی بیٹا باپ پر گیا ہے، صادق آتی ہے۔ تیسرا یہ کہ ماں باپ سادگی کی تصویر ہیں جبکہ اولاد کو زمانہ کی ہوا لگ گئی ہے۔

ذیشان محمود۔ سیرالیون

طلوع وغروب آفتاب

		طلوع فجر	غروب آفتاب
20/جولائی2022ء			
مکہ مکرمہ		04:24	19:05
مدینہ منورہ	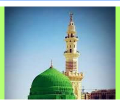	04:16	19:12
قادیان		04:01	19:33
ربوہ		03:41	19:13
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:42	21:07